OPEN ACCESS
Al-ISRA
﴾ International Journal of Islamic Thought ﴿
ISSN: 2959-3603
www.israjr.com

Al-ISRA
Vol.:5, Issue: 1, Jan -March 2026 PP: 478-485

نجم الدین طوفی کی "التعیین فی شرح الأربعین" کا تجزیاتی مطالعہ

The Analytical Study of Najm al-Din al-Tufi's al-Taʿyīn fī Sharḥ al-Arbaʿīn

Dr. Attaullah
Associate professor, Department of Islamic and Religious Studies,
The University of Haripur
Email: attaullahumarzai@gmail.com

Khizar Hayat
Principal, Govt. Degree College Sarai Saleh, Haripur
Email: khjadoon79@gmail.com

Muhammad Ramzan
M.Phil Scholar, Department of Islamic and Religious Studies,
The University of Haripur
Email: Ramzan_@gmail.com

Abstract

This study examines one of the famous and oldest comentry of Imam al-Nawawi's Forty Hadith "of Najm al-Din al-Tufi's al-Taʿyīn fī Sharḥ al-Arbaʿīn". The writer of this comentry is Najm al-Din Abu al-Rabiʿ Sulayman ibn ʿAbd al-Qawi al-Tufi (d. 716 AH) was a prolific scholar associated with Hanbali jurisprudence, legal theory (usul al-fiqh), dialectics (jadal), and Hadith studies. His scholarly personality is characterized by systematic reasoning and a tendency to divide issues into their constituent elements for analysis. Al-Taʿyin fi Sharh al-Arbaʿin is a clear example of this intellectual approach. The analysis shows that the history of commentary does not follow a simple movement from brevity to expansion. Early works already display concise juridical reasoning, structured analytical explanation, and extensive hadith and athar-based exposition.

Keywords: *Najm al-Din al-Tufi, Hanbali jurisprudence, Imam al-Nawawi, intellectual approach, tendency.*

CC BY

تعارف

نجم الدین طوفیؒ اسلامی فقہ اور اصولِ فقہ کے معروف عالم، فقیہِ حنبلی، محدث اور اصولی کثیر التصانیف عالم تھے۔ ان کا پورا نام سلیمان بن عبدالقوی بن عبدالکریم الطوفی الصرصری، ابوالربیع، نجم الدین بیان کیا جاتا ہے۔ ان کی سب سے نمایاں علمی شہرت مصلحت کے اصول اور اس کی شرعی حیثیت کے بارے میں ان کے منفرد نظریے کی وجہ سے ہے ان کی علمی شخصیت میں منظّم استدلال اور مسئلے کو اجزائے بحث میں تقسیم کرنے کا رجحان نمایاں ہے۔ "التعیین فی شرح الأربعین" اسی ذہنی ساخت کی ایک صاف مثال ہے۔

پیدائش اور ابتدائی زندگی

نجم الدین طوفیؒ تقریباً 657ھ/1259ء میں عراق کے علاقے صرصَر کے ایک مقام طوف/طوفا میں پیدا ہوئے۔ اسی نسبت سے انہیں الطوفی کہا جاتا ہے۔

وہ علمی ماحول میں پروان چڑھے اور بعد میں حصولِ علم کے لیے مختلف بڑے علمی مراکز کا سفر کیا۔ ان کی علمی زندگی کا اہم مرکز بغداد تھا، جہاں انہوں نے عربی، فقہ، حدیث، اصول اور دیگر علوم حاصل کیے۔ بعد میں انہوں نے دمشق اور مصر کا بھی سفر کیا۔

علمی اسفار

طوفیؒ نے اپنے زمانے کے بڑے علمی مراکز میں تعلیم حاصل کی۔

بغداد: فقہ، حدیث، عربی اور عقلی علوم کا مطالعہ کیا۔

دمشق: تقریباً 704ھ کے دوران دمشق میں قیام کیا اور وہاں کے علمی حلقوں سے استفادہ کیا۔

مصر: بعد میں قاہرہ پہنچے، جہاں انہوں نے مزید تعلیم حاصل کی اور تدریس سے بھی وابستہ رہے۔

انہوں نے حجاز میں بھی قیام کیا اور مکہ و مدینہ کے علمی ماحول سے فائدہ اٹھایا۔

زندگی کے آخری دور میں مصر کے مختلف علاقوں میں رہے اور تصنیف و مطالعہ جاری رکھا۔

فقہی مسلک

نجم الدین طوفیؒ بنیادی طور پر مذہبِ حنبلی سے تعلق رکھتے تھے اور حنبلی فقہ کے نمایاں اہلِ علم میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی شہرت صرف فقہ تک محدود نہیں تھی بلکہ وہ اصولِ فقہ، حدیث، عربی اور کلامی و عقلی مباحث میں بھی صاحبِ تصنیف تھے۔

ان کی علمی شخصیت

طوفیؒ کی علمی شخصیت کی خاص بات یہ ہے کہ انہوں نے روایتی فقہی اصولوں کے ساتھ ساتھ عقل، مصلحت اور انسانی منفعت کے مسئلے پر بھی گہری بحث کی۔

ان کا سب سے مشہور علمی تصور مصلحت سے متعلق ہے۔ اسی وجہ سے جدید دور میں بھی اسلامی قانون، مقاصدِ شریعت اور اسلامی قانونی نظریات پر بحث کرنے والے محققین طوفیؒ کا ذکر کرتے ہیں۔ امام طوفی کے نزدیک نظریۂ مصلحت میں مصلحت سے مراد عام طور پر ایسا فائدہ یا بھلائی ہے جس کے حصول سے انسانوں کی منفعت ہو اور نقصان و فساد دور ہو۔ اسلامی

قانون کے عمومی تصور میں شریعت کے احکام انسانوں کی دینی و دنیوی بھلائی اور مفاسد سے بچاؤ سے متعلق ہیں۔امام طوفیؒ نے اسی تصور کو خاص طور پر حدیث :

لاضرر ولاضرار

یعنی نہ خود نقصان پہنچایا جائے اور نہ دوسرے کو نقصان پہنچانے کے بدلے نقصان پہنچایا جائے،

کی تشریح کرتے ہوئے بہت نمایاں کیا۔

ان کی تفصیلی بحث شرح الأربعین النوویۃ میں امام نوویؒ کی چالیس احادیث میں سے حدیث نمبر 32 کے تحت ملتی ہے۔

طوفیؒ کے نظریے کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ شریعت کا بنیادی مقصد لوگوں کی مصلحت اور ان سے ضرر کو دور کرنا ہے۔

لیکن ان کی یہ بات اس سادہ معنی میں نہیں کہ ہر شخص اپنی مرضی کی مصلحت کو قرآن وسنت پر ترجیح دے سکتا ہے۔

طوفیؒ نے عبادات اور معاملات میں فرق کیا ان کے نزدیک عبادات

مثلاً: نماز، روزہ، حج، زکوۃ کی مقررہ تفصیلات، عبادات کے مخصوص اوقات اور طریقے

ان معاملات میں انسان کی عقل خود سے مکمل طریقہ متعین نہیں کرسکتی، اس لیے یہاں نص اور وحی بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔اور

معاملات مثلاً: تجارت، معاشرت، سیاست، لوگوں کے باہمی حقوق، اجتماعی انتظام، ایسے دنیوی معاملات جن میں انسانی مصلحت کا تعلق ہو

ان میں طوفیؒ کے نزدیک انسانی عقل اور تجربہ مصلحت کو سمجھنے میں زیادہ مؤثر کردار ادا کرسکتے ہیں۔یہاں ذہن میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا طوفیؒ نے ہر حال میں مصلحت کو قرآن وحدیث پر مقدم کیا؟ یہ بات بہت احتیاط سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔عام طور پر طوفیؒ کے نظریے کو مختصر کر کے یہ کہا جاتا ہے:

"طوفی نے مصلحت کو نص پر مقدم کیا۔" لیکن یہ خلاصہ ان کے پورے موقف کی مکمل ترجمانی نہیں کرتا۔

ان کے نظریے کی تفصیلی تشریح میں چند اہم حدود بیان ہوتی ہیں:

عبادات اور مقدرات میں مصلحت کو آزادانہ طور پر نص پر مقدم نہیں کیا جاتا۔

قطعی نص کے معاملے میں مصلحت کی بنیاد پر اسے ختم کرنا ان کے نظریے کا سادہ نتیجہ نہیں۔

پہلے نص اور مصلحت کے درمیان تطبیق کی کوشش کی جائے گی۔

اگر دونوں میں ظاہری تعارض ہو تو اس تعارض کو حل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

ان کی بحث بنیادی طور پر معاملات اور انسانی حقوق سے متعلق دائرے میں زیادہ نمایاں ہے۔اسی لیے جدید علمی بحث میں طوفیؒ کے نظریے کی مختلف تعبیرات ملتی ہیں۔

"لاضرر ولاضرار" اور طوفیؒ

طوفیؒ نے حدیث "لاضرر ولاضرار" کو اپنے نظریۂ مصلحت کی بنیاد بنانے میں خاص اہمیت دی۔

ان کے مطابق شریعت کا عمومی مقصد لوگوں کو نقصان سے بچانا اور ان کی مصلحت حاصل کرنا ہے۔

اس لیے اگر کسی دنیوی معاملے میں ایک ایسا انتظام سامنے آئے جس سے واضح طور پر لوگوں کا نقصان ہو، تو شریعت کے عمومی مقصد یعنی رفعِ ضرر اور حصولِ مصلحت کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

ان کے نزدیک یہ مصلحت کوئی محض دنیاوی یا شخصی خواہش نہیں بلکہ شریعت کے مجموعی مقاصد سے مربوط تصور ہے۔

طوفیؒ اور دیگر اصولیین میں فرق

طوفیؒ سے پہلے بھی اسلامی فقہاء نے مصلحت کو اہمیت دی تھی۔ خاص طور پر امام مالکؒ کے اصولِ مصالح مرسلہ کا ذکر اس سلسلے میں بہت اہم ہے۔

لیکن طوفیؒ کا امتیاز یہ ہے کہ انہوں نے مصلحت کو ایک زیادہ مضبوط اصولی مقام دینے کی کوشش کی، خصوصاً معاملات کے دائرے میں۔

عام اصولیین کے نزدیک اگر مصلحت واضح شرعی نص یا اجماع کے خلاف ہو تو ایسی مصلحت معتبر نہیں سمجھی جاتی؛ جبکہ طوفیؒ نے معاملات میں مصلحت کو زیادہ وسیع اور قوی حیثیت دینے کی کوشش کی۔

طوفیؒ کے نظریے کے اہم اصول

ان کے موقف کو آسان الفاظ میں یوں سمجھا جا سکتا ہے:

پہلا اصول: شریعت مصلحت کے خلاف نہیں

طوفیؒ کے نزدیک حقیقی اور معتبر شرعی مصلحت شریعت کے عمومی مقاصد سے ہم آہنگ ہے۔

دوسرا اصول: ضرر کو دور کرنا

اسلامی قانون میں نقصان اور فساد کو دور کرنا بنیادی مقصد ہے۔

تیسرا اصول: عبادات اور معاملات میں فرق

عبادات میں وحی بنیادی رہنمائی ہے، جبکہ معاملات میں انسانی عقل، تجربہ اور اجتماعی مصلحت کا کردار زیادہ نمایاں ہے۔

چوتھا اصول: پہلے تطبیق

اگر نص اور مصلحت بظاہر مختلف نظر آئیں تو پہلے دونوں کے درمیان تطبیق پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

پانچواں اصول: مصلحت کا دائرہ

طوفیؒ کا مشہور نظریہ بنیادی طور پر معاملات اور دنیوی انسانی تعلقات سے متعلق ہے، نہ کہ ہر عبادت کو انسانی مصلحت کے تابع کرنے سے۔

طوفیؒ کی مشہور کتابیں

طوفیؒ نے مختلف علوم میں کئی کتابیں لکھیں۔ ان سے منسوب اہم تصانیف میں شامل ہیں:

شرح مختصر الروضة

شرح الأربعين النووية /التعيين في شرح الأربعين

معراج الوصول إلى علم الأصول

الذريعة إلى معرفة أسرار الشريعة

بغیۃ السائل فی إمہات المسائل

الإکسیر فی قواعد التفسیر

الریاض النواضر فی الأشباہ والنظائر

تحفۃ أہل الأدب فی معرفۃ لسان العرب

الانتصارات الإسلامیۃ فی کشف شبہ النصرانیۃ

"شرح مختصر الروضۃ" یہ اصولِ فقہ کی اہم کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔

اس کتاب میں اصولی قواعد، دلائلِ شرعیہ، اجتہاد، قیاس اور دیگر اصولی موضوعات پر بحث ملتی ہے۔ طوفیؒ کی اصولی فکر سمجھنے کے لیے ان کی اصولِ فقہ کی تصانیف خاص اہمیت رکھتی ہیں۔

طوفیؒ کی زندگی کا آخری دور

طوفیؒ کی زندگی کا ایک حساس پہلو مصر میں ان کے خلاف پیدا ہونے والے الزامات ہیں۔

قاہرہ میں ان پر شیعی رجحانات رکھنے کے الزامات لگائے گئے اور انہیں کچھ عرصے کے لیے قید بھی کیا گیا۔ بعد میں انہیں قاہرہ سے نکال دیا گیا۔ ان کے بارے میں مؤرخین اور سوانح نگاروں کے درمیان اس مسئلے کی تفصیلات اور تعبیر میں اختلاف بھی ملتا ہے۔ بعد کے عرصے میں انہوں نے مصر کے دوسرے علاقوں میں قیام کیا اور علمی و تصنیفی سرگرمیاں جاری رکھیں۔

وفات:

ان کی وفات 716ھ/1316ء کے قریب بیان کی جاتی ہے۔ بعض مآخذ میں تاریخ کے بیان میں معمولی اختلاف بھی ملتا ہے۔ 1

امام طوفیؒ اور عصر حاضر

طوفیؒ کا نظریہ ان کی وفات کے فوراً بعد اسلامی فقہ میں غالب نظریہ نہیں بن گیا تھا۔ لیکن 20ویں صدی میں اسلامی قانون کی جدید تعبیر، اصلاحِ شریعت اور مقاصدِ شریعت کے مباحث میں ان کے نظریے پر دوبارہ توجہ دی گئی۔

خصوصاً جمال الدین القاسمی اور محمد رشید رضا جیسے جدید دور کے اہلِ فکر کے ہاں طوفیؒ کے تصورِ مصلحت کو دوبارہ زیرِ بحث لایا گیا۔

اسی وجہ سے آج طوفیؒ کا نام اسلامی قانون، Islamic Legal Theory اور Maqāṣid al-Sharīʿah کے مباحث میں اہم سمجھا جاتا ہے۔

نجم الدین ابو الربیع سلیمان بن عبد القوی طوفی (وفات ۷۱٦ھ) حنبلی فقہ، اصول، جدل اور حدیثی مباحث سے وابستہ کثیر التصانیف عالم تھے۔ ان کی علمی شخصیت میں منظم استدلال اور مسئلے کو اجزائے بحث میں تقسیم کرنے کا رجحان نمایاں ہے۔ "التعیین فی شرح الأربعین" اسی ذہنی ساخت کی ایک صاف مثال ہے۔

کتاب "التعیین فی شرح الأربعین" احمد حاج محمد عثمان کی تحقیق سے مؤسسۃ الریان اور المکتبۃ المکیۃ سے شائع ہوئی۔ کتاب کا حجم ابن دقیق العید سے منسوب شرح سے نمایاں طور پر زیادہ ہے اور ہر حدیث کو علمی وحدت کے طور پر کھولتی ہے۔

شرح کی وجہِ تصنیف

امام طوفی مقدمے میں اربعین کو اصول و فروع کے علم کے لیے چشمہ قرار دیتے ہیں اور اپنی شرح کو نافع و جامع املاء کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ یہ تعبیر وجہِ تصنیف کو واضح کرتی ہے: مختصر متن کے اندر پوشیدہ اصولی و فرعی مواد کو منظّم شرح کے ذریعے ظاہر کرنا۔[2]

شرح کا منہج اور ترتیب

امام طوفی کا سب سے نمایاں منہجی اعلان یہ ہے: «الكلام على هذا الحديث في إسناده والفاظه ومعانيه»۔ اس ترتیب سے شرح تین سطحوں میں منظّم ہوتی ہے: روایت کی بنیاد، لفظی ساخت، اور معنوی/استنباطی دلالت۔ یہ واضح خود شعوری منہج اسے متقدم شروح میں خاص مقام دیتا ہے۔[3]

امام طوفی کی صریح سہ تقسیم شرحی ترتیب کو محض طرزِ بیان نہیں رہنے دیتی بلکہ ایک تحقیقی طریقہ بنا دیتی ہے۔ اسناد سے روایت کی بنیاد، الفاظ سے دلالت کی حد، اور معانی سے حکم و مقصد کی تعیین ہوتی ہے۔ یوں قاری کو معلوم رہتا ہے کہ کسی نتیجے کی بنیاد روایت ہے، زبان ہے یا استنباط؛ یہی شفافیت امام طوفی کے منہج کا امتیازی علمی وصف ہے۔

آیاتِ قرآنیہ سے استدلال کا طریقہ

قرآنی استدلال معنی کے مرحلے میں آتا ہے اور حدیث کے اصولی یا فقہی مفہوم کے لیے بین النصوص تائید فراہم کرتا ہے۔ آیت کو مجرد تزئین کے طور پر نہیں بلکہ دلیل کے نظام میں رکھا جاتا ہے۔ اس سے امام طوفی کی اصولی تربیت جھلکتی ہے۔[4]

احادیث اور آثار سے استدلال کا طریقہ

حدیثی استدلال میں اسناد کی نوعیت، مسند و مرسل جیسی اصطلاحات، روایتی طرق اور متن کی نسبت زیر بحث آسکتی ہے۔ حدیث "لا ضرر ولا ضرار" کے تحت اسناد، لفظ اور معنی کی جداگانہ بحث اس منہج کا عملی نمونہ ہے۔[5]

لغوی اور نحوی مباحث کا اہتمام

الفاظ کی توضیح مستقل منہجی خانہ ہے، اس لیے لغت محض ضمنی خدمت نہیں رہتی۔ اشتقاق، استعمال اور ترکیب کو معنی تک پہنچنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم امام طوفی کا لغوی مقصد ادبی جمالیات نہیں بلکہ دلالت کی تحدید ہے۔[6]

فقہی مسائل اور فقہی رجحانات

فقہی رجحان حنبلی پس منظر سے متاثر ہے لیکن اصولی ذہن اسے محض مذہبی نقل تک محدود نہیں رکھتا۔ مختلف احتمالات، دلیل کی قوت اور حکم کے مقصد کو زیر بحث لانے سے شرح میں استدلالی حرکت پیدا ہوتی ہے۔[7]

امام طوفی کی حنبلی وابستگی مصادر اور بعض فقہی ترجیحات میں اثر انداز ہوتی ہے، مگر ان کا اصولی مزاج کئی مسائل کو مذہبی نقل سے آگے لے جاتا ہے۔ وہ حکم کے پیچھے دلیل، علت اور دلالت کے ربط پر توجہ دیتے ہیں؛ اس لیے ان کے فقہی رجحان کا صحیح تجزیہ "حنبلی نتیجہ" کہہ دینے کے بجائے اس استدلالی راستے کی تعیین سے ہو گا جس سے وہ نتیجہ پیدا ہوا۔

اصولی، اعتقادی اور تربیتی مباحث

اصولِ فقہ امام طوفی کی شرح میں نہایت واضح ہے۔ لفظی دلالات، تعارض، علت، مصلحت اور قواعدی نتائج کی طرف ان کا رجحان حدیث کو اصولی مواد میں تبدیل کرتا ہے۔ اعتقادی و تربیتی نکات موجود ہیں، مگر ان پر بھی منطقی تنظیم کا اثر رہتا

ہے۔[8]

امام طوفی کے ہاں اصولی عقل شرح کی ساخت پر غالب ہے؛ اسی لیے اعتقادی یا تربیتی مواد بھی عموماً دلیل کی تنظیم کے اندر آتا ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ اخلاقی حکم عقلی و شرعی بنیاد سے مربوط رہتا ہے، جبکہ ممکنہ حد یہ ہے کہ قلبی تاثیر اور سلوکی تفصیل ابن رجب کے مقابلے میں کم نمایاں محسوس ہوتی ہے۔

اسلوبِ تحریر

اسلوب تقسیم، تعریف اور استدلال پر قائم ہے۔ قاری کو معلوم رہتا ہے کہ بحث اسناد میں ہے، لفظ میں یا معنی میں۔ یہی وضوح کتاب کو تحقیقی تقابل کے لیے موزوں بناتا ہے، اگرچہ بعض اصطلاحی مقامات مبتدی کے لیے دقیق ہیں۔[9]

شرح کی امتیازی خصوصیات

تین نمایاں امتیازات ہیں: خود مصنف کا صریح منہجی خاکہ؛ حدیثی اصطلاح اور اصولِ فقہ کا اتصال؛ اور مسئلے کو مرحلہ وار کھولنے کی صلاحیت۔ یہ شرح اربعین کو باقاعدہ علمی مشق میں بدل دیتی ہے۔[10]

شرح پر وارد ہونے والے علمی ملاحظات

امام طوفی کی قوت ہی بعض جگہ اس کی حد بنتی ہے: اصولی اور جدلی تفصیل اخلاقی یا روحانی تاثیر کو پس منظر میں کر سکتی ہے۔ اسی طرح ان کے بعض اصولی رجحانات کو ان کی دوسری تصانیف کے ساتھ ملا کر پڑھنا چاہیے تاکہ اربعین کی شرح سے بہت بڑے نظری نتائج اخذ نہ کیے جائیں۔

محدثین اور بعد کے علماء کے نزدیک شرح کا مقام

امام طوفی کی شرح کو بعد کی اربعین روایت میں منہجی اہمیت حاصل ہے، بالخصوص اس لیے کہ یہ متن کے اسناد، الفاظ اور معانی کو ایک مربوط ترتیب دیتی ہے۔ جدید تحقیق میں یہ کتاب آٹھویں صدی کی شرحی عقل کے مطالعے کے لیے بنیادی ماخذ بن سکتی ہے۔

شرح کا مجموعی تنقیدی و تجزیاتی جائزہ

مجموعی نتیجہ یہ ہے کہ امام طوفی کی شرح متقدم دور میں "تحلیلی شرح" کی پختہ مثال ہے۔ اس میں حدیث کو پہلے روایت کے طور پر، پھر زبان کے طور پر، اور آخر میں حکم و معنی کے منبع کے طور پر پڑھا جاتا ہے۔ یہی سہ سطحی ترتیب بعد کے تقابلی باب میں مناہج کی پیمائش کے لیے مؤثر معیار فراہم کرتی ہے۔[11]

امام طوفی کی علمی انفرادیت مواد کی مقدار سے زیادہ "تقسیم بحث" میں ہے۔ وہ شرح کو اس طرح منظّم کرتے ہیں کہ روایت، زبان اور معنی ایک دوسرے میں خلط نہیں ہوتے۔ اس وجہ سے ان کی کتاب صرف اربعین کی شرح نہیں بلکہ حدیثی متن کو منظّم طور پر پڑھنے کی ایک قابلِ تطبیق مشق بھی بن جاتی ہے۔

خلاصۃ البحث:

حاصلِ بحث یہ ہے کہ طوفی نے اربعین کو اصول و فروع کے مشترک علمی متن کے طور پر پڑھا اور اس کے لیے اسناد، الفاظ اور معانی کی قابلِ شناخت ترتیب قائم کی۔ یہی منہجی خود آگاہی ان کی شرح کو متقدم دور کی دوسری منتخب شروح سے ممتاز کرتی اور بعد کے تقابلی تجزیے کے لیے واضح پیمانہ فراہم کرتی ہے۔

تنقیدی نتیجے کے طور پر "التعیین" کی اصل قوت منظّم تحلیل ہے، نہ کہ ہر باب میں یکساں استقصا۔ جہاں اصولی اور جدلی بحث بڑھتی ہے وہاں اخلاقی وتربیتی جہت نسبتاً دب سکتی ہے؛ لیکن روایت، لفظ اور معنی کی الگ سطحیں قائم کرنے کی صلاحیت اسے متقدم شرح نویسی کا نہایت اہم منہجی نمونہ بناتی ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

1 :https://quranpedia.net/person/4560-%D8%A7%D9%84%D8%B7%D9%88%D9%81%D9%8A?type=books&utm_source=chatgpt.com

2 الطوفی، التعیین فی شرح الاربعین، ص:1

3 الطوفی، التعیین فی شرح الاربعین، ص:25

4 الطوفی، التعیین فی شرح الاربعین، ص:25

5 الطوفی، التعیین فی شرح الاربعین، ص:234

6 الطوفی، التعیین فی شرح الاربعین، ص:25

7 الطوفی، التعیین فی شرح الاربعین، ص:25

8 الطوفی، التعیین فی شرح الاربعین، ص:234

9 الطوفی، التعیین فی شرح الاربعین، ص:25

10 الطوفی، التعیین فی شرح الاربعین، ص:25

11 الطوفی، التعیین فی شرح الاربعین، ص:25